جماعت احمدیہ کی حیرت انگیز ترقی اور افضال الٰہی نیز وقف جدید کے سال نو کا اعلان

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ر جنوری ۱۹۸۵ء بمقام بیت فضل لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل قرآنی آیات تلاوت کیں:

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِىْ بَنَوْا رِيْبَةً فِىْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّاۤ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِى التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِىْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾

(التوبہ: ۱۰۹-۱۱۱)

پھر فرمایا:

جو آیات قرآن کی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں یہ سورۃ توبہ سے لی گئی ہیں

آیت ۱۰۹ تا ۱۱۱ ان میں اللہ تعالیٰ یہ بیان فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو خدا کے تقویٰ پر اپنے کاموں کی بنیادیں استوار کرتے ہیں، جن کی تمام عمارات ،جن کے تمام منصوبے جن کے سارے کاروبار اللہ کے تقویٰ کی بنیادوں پر قائم ہوتے ہیں اور خدا کی رضا سے طاقت حاصل کر کے آگے بڑھتے ہیں کیا ایسے شخص بہتر ہیں یا وہ جن کی بنیادیں ایک ایسے کمزور کنارے پر، ریت کے کنارے پر قائم کی گئی ہوں جو آگ کا کنارہ ہو۔ پس وہ ایسے کنارے پر قائم کردہ بنیادیں اپنے اوپر قائم کرنے والی عمارتوں سمیت اوران کے مکینوں سمیت ان کو لے کر جہنم میں جا پڑتی ہیں۔ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ اور اللہ تعالیٰ ظالموں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

یہاں خدا تعالیٰ نے اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى نہیں فرمایا بلکہ تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ فرمایا ہے جو عام قرآنی اسلوب سے ایک مختلف اسلوب ہے اور اس میں ایک بڑی گہری حکمت ہے۔ یہاں مراد یہ نہیں ہے کہ انسان اس تقویٰ پر بنیادیں قائم کرتا ہے جو تقویٰ کسی حد تک اس کے اختیار اور بس میں ہے بلکہ یہاں ایک خوشخبری کے رنگ میں مومنوں کا نقشہ یہ کھینچا گیا ہے کہ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ انکی عمارتیں ایسے تقویٰ کی بنیاد پر قائم ہوتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو عطا ہوتا ہے یعنی انسان کی طرف سے اُس میں کسب کا کوئی اتنا حصّہ نہیں ہوتا جتنا خدا تعالیٰ کی عطا اور رحمت کا حصّہ ہوتا ہے۔

اس مضمون پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ قوموں پر دوقسم کے حالات آتے ہیں ایک وہ جس میں تقویٰ محنت اور کسب سے کمایا جاتا ہے اور ایک وہ حالات جبکہ خدا کے فضل کی طرح خدا کی رحمت کی بارش کی طرح تقویٰ آسمان سے برستا ہے۔ جماعت احمدیہ اس وقت ایسے ہی دور میں داخل ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے احسانات کے جو کرشمے ہم دیکھ رہے ہیں، جو نیکیاں دلوں کو عطا ہو رہی ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی رضوان کی محبت دلوں میں بڑھ رہی ہے، جو عبادات کا ذوق وشوق پیدا ہو رہا ہے، جو حیرت انگیز پاک تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں جماعت میں اس میں جماعت کے کسب کا کوئی حصہ نہیں، کسی انتظامی کوشش یا جدوجہد کا کوئی حصہ نہیں یہ تقویٰ من اللہ ہی ہے، خالصۃً آسمان سے خدا کے فرشتے وہ تقویٰ قلوب پر نازل فرما رہے ہیں جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نئی نئی عظیم الشان عمارتوں کی خوشخبری دے رہا ہے۔ ایسے عظیم الشان کاموں کی بنیادیں قائم کر رہا ہے اس تقویٰ کے اوپر جس کے

نتیجہ میں جماعت خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک بالکل نئے انقلابی دور میں داخل ہو جائے گی پس تَقْوٰی مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ، ان دونوں کو اکٹھا اس طرح بیان کرنا صاف ظاہر فرماتا ہے کہ یہ دور جب قوموں پر آتا ہے کہ تقوی برسنے لگتا ہے ان پر اور خدا کی رضا نازل ہو رہی ہوتی ہے ایسے دور میں بعض ایسے بدقسمت بھی پیدا ہو رہے ہوتے ہیں جو خدا کے ان پاک بندوں کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ایک طرف یہ جماعت خدا کی طرف سے نازل کردہ تقویٰ پر اپنے سارے منصوبوں کی بنیاد رکھتی ہے اور دوسری طرف ان کو مٹانے کے ناپاک منصوبے اس حسد کی آگ پر مبنی ہوتے ہیں جو ان کی ترقی کو دیکھ کر دلوں میں بھڑک رہی ہوتی ہے اور اس آگ ہی میں یہ جا پڑتے ہیں بالآخر اسی آگ کا ایندھن بنا دیئے جاتے ہیں۔تو فرمایا ان دونوں حالتوں میں سے کون سی تم قبول کرو گے یہ تو انسان کے بس میں ہے کہ جب دو راستے اس کو دکھا دیئے جائیں تو جو اپنے لئے پسند کرے اسے اختیار کر لے۔

ان آیات نے اتنا کھلا کھلا نقشہ کھینچ دیا ہے آج کل کے حالات کا کہ ایک انسان جس میں کچھ بھی بصیرت ہو اس کے لئے اپنے لئے نجات کا رستہ اختیار کرنا کوئی مشکل کام نہیں رہتا لیکن جیسا کہ ان آیات سے ظاہر ہوتا ہے بدقسمتی سے جب ایسے وقت آتے ہیں تو لوگوں کی آنکھوں کا نور بھی زائل ہو جاتا ہے اور وہ آگ کی تپش ان کے دل ودماغ کی طاقتوں کو بھسم کر دیتی ہے نتیجۃً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ کہ پھر وہ جو منصوبے بناتے اور عمارتیں تعمیر کرتے ہیں ان کے اندر اندرونی طور پر رخنے پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں ان کے اندر دراڑیں آنے لگ جاتی ہیں اور شکوک ان کے اندر سے جنم لینے لگتے ہیں اور ان کے یقین کی حالت شک وشبہ میں تبدیل ہونے لگتی ہے ایک ایسا وقت آتا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم غالباً اب کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔اور وہ جو کیفیت ہے وہ بڑھتے بڑھتے اتنا خوفناک دباؤ اختیار کر لیتی ہے اندرونی طور پر کہ فرماتا ہے إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ کہ قریب ہوتا ہے کہ پھر ان کے دل اس اندرونی دباؤ سے پھٹ پڑیں۔تو ان کے لئے محض آسمان سے نازل ہونے والی آفات ہی نہیں قلبی حالتوں سے پیدا ہونے والی آفات بھی ہیں، ان کا باہر بھی بدنصیب ہے اور انکا باطن بھی بدنصیب ہے۔اور بظاہر جو لوگ دیکھتے ہیں کہ یہ کامیابی کی طرف

جا رہے ہیں یا کامیابی کے نشے میں مگن ہیں امر واقعہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی باطن پر نظر ہے اور وہ یہ گواہی دیتا ہے کہ ان مخالفین کو جو بظاہر تمہیں خوش و خرم نظر آرہے ہیں بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ اپنی کامیابی پر یقین رکھتے ہیں ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ ان کو اپنی کامیابی کا کوئی یقین نہیں۔ ان کے دلوں میں شکوک پیدا ہو چکے ہیں اور جو بڑھتے چلے جائیں گے اندرونی طور پر اپنی ناکامیوں کا دباؤ اتنی شدت اختیار کر جائے گا کہ قریب ہے کہ یہ دل پھٹ جائیں۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ تمہیں علم نہیں ہے اللہ جانتا ہے اور وہ علیم بھی ہے اور حکیم بھی ہے، باخبر بھی ہے اور اس کی در پردہ حکمتیں کارفرما ہوتی ہیں جو ظاہری آنکھ کو نظر نہیں آرہی ہوتیں اور اندرونی طور پر وہ نئے نئے کام دکھا رہی ہوتی ہیں۔

ان حالات پر اگر غور کیا جائے جو ان آیات میں بیان ہوئے ہیں تو مومن کے لئے اس میں عظیم الشان خوشخبریاں ہیں اور ایسے وقت میں بھی تسکین کے سامان ہیں جب کہ بظاہر مومن کے لئے اندھیرا ہے اور اس کے مخالف کے لئے روشنی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے لئے اندھیرے کا کوئی جواز نہیں ہے، تم خدا کے نور میں پلنے والے لوگ ہو، خدا کی رحمتوں کا سایہ تمہارے اوپر ہے، تم اپنے دلوں کو دیکھو کہ ہر روز ان پر خدا کی رحمتیں تقویٰ کی صورت میں اور طہارت اور پاکیزگی کی صورت میں نازل ہوتی ہیں تم نئے نئے روحانی سفر کر رہے ہو، نئی روحانی فضاؤں میں پرواز کرنے لگے ہو، اگر تم ذرا سا بھی غور کرو تو تم جان لوگے کہ اس میں تمہاری کوشش کا دخل کوئی نہیں محض خدا کا فضل ہے جو تم پر نازل ہو رہا ہے اس کے بعد تمہارے لئے مایوسی کی کون سی گنجائش ہے اور جن کو تم خوش سمجھ رہے ہو اور جن کو تم فخر کرتا ہوا دیکھتے ہو ان کے دل کی حالت ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ ان کا یہ حال ہے اور دن بدن وہ اپنی تباہی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

گذشتہ سال کے حالات اور واقعات کا جائزہ لیا جائے تو ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر جہت سے ہر سمت میں جماعت احمدیہ کا قدم آگے بڑھایا ہے۔ کوئی ایک بھی شعبہ زندگی نہیں ہے جس میں جماعت احمدیہ نے گذشتہ سال نمایاں ترقی نہ کی ہو۔ کوئی ایک بھی ملک ایسا نہیں ہے جس میں جماعت احمدیہ نے نمایاں ترقی نہ کی ہو۔ پاکستان جیسے ملک میں جہاں جماعت کی ہر آزادی پہ پہرے بٹھا دیئے گئے ہیں وہاں بھی جماعت کی ہر تحریک نشوونما پا رہی ہے اور پہلے سے آگے بڑھ رہی ہے۔

چنانچہ وقف جدید بھی ایک ان غریبانہ تحریکوں میں سے ہے جو جماعت احمدیہ نے اسلام کے احیائے نو کی خاطر جاری کیں اور دیہاتی جماعتوں میں ایک روحانی تبدیلی پیدا کرنے کی خاطر مصلح موعود نے اس کی بنیاد رکھی۔ چنانچہ ایک بہت ہی غریبانہ اور درویشانہ سی جماعت ہے جس کا بہت معمولی بجٹ ہے لیکن گذشتہ سال اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جہاں باقی انجمنوں نے ترقی کی وہاں خدا تعالیٰ نے اس غریبانہ انجمن کو بھی نمایاں ترقی کی توفیق بخشی اور بجٹ توقع سے بہت بڑھ کے پورا ہوا بلکہ عملاً جہاں تک مجھے یاد ہے دو یا تین لاکھ روپے کا زائد بجٹ ہوا جو پہلے سات لاکھ ہوا کرتا تھا وہ دس لاکھ تک پہنچ گیا اور نسبت کے لحاظ سے ایک بہت نمایاں ترقی ہے اور اس دفعہ کا بجٹ انہوں نے گیارہ لاکھ سے زائد رکھا تھا غالباً تیرہ لاکھ کے قریب اور جو رپورٹیں آرہی ہیں وہ خدا کے فضل سے بہت خوش کن ہیں کہ یہ بجٹ بھی حسب سابق توقع سے بڑھ کر پورا ہوگا۔ تعجب ہوتا ہے کہ ایک طرف تو دشمن جماعت کی آمد کے ذرائع پر ہاتھ ڈال رہا ہے، نوکریوں سے سبکدوش کئے جارہے ہیں لوگ، تجارتوں میں رخنے ڈالے جارہے ہیں، انکم ٹیکس کے جھوٹے مقدمے بنائے جارہے ہیں، کوئی ایک بھی پہلو ایسا نہیں ہے جس سے جماعت کو تنگ نہ کیا جارہا ہو اور جماعت کی اقتصادی حیثیت کو نقصان نہ پہنچایا جارہا ہو اور اس کے باوجود ہر جہت میں خدا کی راہ میں جماعت مالی قربانی میں آگے قدم بڑھا رہی ہے۔

اور جہاں تک وقف جدید کے کاموں کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے اس پاک تبدیلی میں جو دیہات میں نظر آتی ہے ان کارندوں کی دعاؤں کا بھی دخل ہے، ان کی محنتوں کا بھی اس لحاظ سے دخل ہے کہ نہایت غریبانہ گذاروں میں رہ کر بھی یہ بچوں کو قرآن پڑھاتے، نمازوں کی طرف توجہ دلاتے اور بڑی محنت کے ساتھ بڑے مشکل حالات میں صبر اور شکر کے ساتھ گذارہ کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس تحریک کو اور بھی ترقی دے۔ چونکہ ہمیشہ یہی دستور رہا ہے کہ جلسہ سالانہ کے اٹھائیسویں تاریخ کو یا نئے سال کے پہلے جمعہ کو وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کیا جائے اس لئے اس جمعہ میں **وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں** اور دعا کی تحریک کرتا ہوں جماعت کو کہ یہ دعا مانگیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جہت سے اس تحریک کو بھی غیر معمولی نشو ونما عطا فرماتا رہے اور وہ عظیم الشان کام جو خدا تعالیٰ نے اِن عاجز بندوں کے سپرد فرمائے ہیں ان میں اس تحریک کے کارندے بھی

حتی المقدور کوشش کرتے رہیں۔

اسی کے ساتھ ہی میں آپ سب کو نئے سال کی مبارک باد بھی دیتا ہوں اور نئے سال کی مبارک باد کے طور پر کچھ اچھی خبریں بھی آپکو سناتا ہوں جو پاکستان سے باہر سے بھی تعلق رکھتی ہیں اور پاکستان کے اندر سے بھی تعلق رکھتی ہیں۔

جہاں تک جماعت کے اوپر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کا تعلق ہے ان کا تو شمار ممکن نہیں ہے اور جتنے شعبے جماعت کے کام کر رہے ہیں ان سب کا ذکر کر کے اگر خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو سمیٹنے کی کوشش کی جائے تو وہ بھی ایک خطبہ جمعہ میں تو ممکن ہی نہیں ہے۔ اس سے پہلے جب جلسہ سالانہ کی اجازت ہوتی تھی تو دوسرے دن کی تقریر میں جماعت احمدیہ کی مختلف جہت میں ترقیات کا ذکر ہوا کرتا تھا اور اس میں بھی میں نے دیکھا ہے کہ انتہائی کوشش کے باوجود بھی پچھلے دو سالوں کا تجربہ تو یہ ہے کہ کبھی بھی پورے واقعات نوٹس (Notes) کے مطابق بیان نہیں کر سکا حالانکہ دو تین گھنٹے کی کھلی تقریر ہوتی ہے بڑھایا بھی جاسکتا ہے لیکن بار بار نوٹس چھوڑ کر بعض جگہوں سے آگے گذر کے جلدی میں ہی باتیں بیان کرنی پڑتی تھیں تا کہ کچھ اور اہم نکتے جو بعد میں آنے ہوتے ہیں وہ رہ نہ جائیں۔ تو یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ ایک جمعہ کے محدود عرصہ میں مَیں یہ ساری باتیں بیان کرسکوں لیکن بعض پہلوؤں سے میں نے چند چیزیں صرف اخذ کی ہیں تا کہ جماعت احمدیہ کو جو شوق ہے ہمیشہ سے خوشخبریاں سننے کا اللہ تعالیٰ ان کے دل راضی کرے اور ان کو بتائے کہ یہ جو گذشتہ سال گزرا ہے یہ کسی لحاظ سے بھی پہلے سالوں سے کم نہیں آیا بلکہ بہت ہی زیادہ برکتیں لے کر آیا ہے۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ تبلیغ کے معاملہ میں جماعت میں ایک عظیم الشان ولولہ پیدا ہو گیا ہے پچھلے سال اور کوئی ایک بھی مُلک ایسا نہیں ہے جہاں نئے نئے داعی الی اللہ پیدا نہیں ہو رہے اور کثرت کے ساتھ ان کی کوششوں کو پھل لگنے لگے ہیں۔ نئی نئی جماعتیں خدا تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں، نئے نئے ملکوں میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کا پودا لگایا ہے اور بعض ملکوں میں تو جماعتوں کے طور پر جس کو فوج در فوج کہتے ہیں اس طرح لوگ داخل ہوئے ہیں اور چونکہ یہ صورتِ حال یعنی تبلیغ میں ایک نیا ولولہ اور نیا جوش ساری دنیا میں نمایاں ہے اس لئے کسی ایک ملک کا نام تو نہیں لیا جاسکتا لیکن آپ چونکہ یورپ میں رہنے والے ہیں اس لئے آپ کو آپ کے ملکوں کے متعلق میں بتاتا ہوں کیونکہ

آپ میرے اوّلین مخاطب ہیں کہ انگلستان میں بھی یہ پاک تبدیلی بڑے نمایاں طور پر سامنے آ رہی ہے اور یورپ کے دیگر ممالک میں بھی۔ میرا یہ ارادہ تھا خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق کے مطابق کہ کوشش کروں کہ ہر جہت سے گذشتہ سالوں کے مقابل پر اس سال دس گنا زیادہ تبلیغ کی رفتار ہو جائے تو جہاں تک یورپ کا تعلق ہے وہاں تو اللہ تعالیٰ نے یہ فضل پوری طرح حساب سے بھی بڑھ کر عطا فرما دیا۔ انگلستان میں بھی گذشتہ سال کی نسبت دس گنا سے زیادہ تبلیغ میں اضافہ معلوم ہوا اور جرمنی میں بھی گذشتہ سال کے مقابل پر دس گنا زیادہ اضافہ ریکارڈ کیا گیا اور دیگر ملکوں کی تمام تفاصیل تو میرے سامنے نہیں ہیں لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ میں ابھی یورپ کے سفر سے بھی آیا ہوں حیرت انگیز طور پر نوجوانوں میں تبلیغ کی لگن اور جوش ہے اور طبیعتیں مائل ہو رہی ہیں اس طرف اس لئے میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ یہ جس کام کی بنیاد پڑ گئی ہے کہ ہر احمدی تبلیغ کرے اس کے نتائج اب انشاء اللہ تعالیٰ اس طرح نہیں آگے بڑھیں گے کہ ایک سے دو ہو جائیں اور دو سے تین اور تین سے چار بلکہ جیسا کہ میری دلی تمنّا ہے اور دعا ہے یہ آپس میں ضرب کھانے لگ جائیں گے انشاء اللہ۔ دو سے چار اور چار سے آٹھ اور آٹھ سے سولہ اس رفتار سے ہمیں آگے بڑھنا ہے اور اس کے بغیر ہمارا چارہ نہیں ہے۔

امرِ واقعہ یہ ہے کہ رفتار خواہ کتنی بھی تیز ہو رفتاروں کے ذریعہ دنیا میں انقلاب برپا نہیں ہوا کرتے بلکہ ایکسلا ریشن (Acceleration) کے ذریعہ انقلاب ہوا کرتے ہیں۔ ایکسلا ریشن (Acceleration) کہتے ہیں ترقی پذیر رفتار کو یعنی آج اگر دس میل کی رفتار سے آپ چل رہے ہیں تو کل دس میل کی رفتار سے نہیں بلکہ گذشتہ دس میل + اور دس میل یعنی بیس میل کی رفتار سے آپ چل رہے ہوں اور اس سے اگلے سال بیس میل کی رفتار سے نہیں چلیں بلکہ بیس + دَس میل اور تو اس تدریجی رفتار کو انگریزی میں Acceleration کہتے ہیں۔ اور دنیا میں جتنا بھی کارخانہ قدرت چل رہا ہے اس کی بنیاد خدا تعالیٰ نے Acceleration پر رکھی ہے کیونکہ بنیادی طور پر آخری انرجی کی جو صورت ہے وہ Gravitation ہے یعنی زمین کی قوت جاذبہ یا مادہ کی قوّت جاذبہ جس کو کششِ ثقل بھی کہا جاتا ہے۔ اُس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ Acceleration پیدا کرتا ہے اور جتنی انرجیز (Energies) کی مختلف شکلیں ہیں خواہ وہ بجلی ہو یا مقناطیس یا کوئی اور شکل ہو وہ بالآخر اسی آخری

شکل کی مرہون منت ہیں اور دراصل اسی کی بدلی ہوئی مختلف صورتیں ہیں۔ تو جب خدا تعالیٰ نے اپنے نقشہ کی بنیاد Acceleration پر رکھی ہے اور ہمیں متوجہ فرمایا ہے کہ تم قانونِ قدرت پر غور کرو اور اس سے نصیحت پکڑو اور میری سنّت کے راز معلوم کرو اور میرے طریق سیکھو تو روحانی دنیا میں بھی نئی عظیم الشان تخلیقات کے لئے نئے نئے کارخانے جاری کرنے کیلئے لازم ہے کہ ہم خدا کی اس جاری کردہ سنّت پر غور کریں اور اُسی کو اپنائیں۔

پس آئندہ سال کے لئے اگر یہاں انگلستان میں مثلاً ایک سال میں ساٹھ ہوں اور جرمنی میں ایک سو دس یا ایک سو بیس اَور ہو جائیں تو یہ تو Stagnation کی علامت ہوگی ہے ایک مقام پر کھڑے ہو جانیوالی بات ہے۔ اگر دس داعی الی اللہ یہاں پیدا ہوئے تھے تو اگلے سال کم سے کم بیس ہونے چاہئیں یا اس سے بھی زیادہ اور جرمنی میں اگر پچاس پیدا ہوئے تھے تو اگلے سال سو یا اس سے بھی زیادہ ہونے چاہئیں۔ اسی طرح باقی ملکوں کو بھی میں یہی پیغام دیتا ہوں کہ نئے سال میں یہ عہد کریں اپنے رب سے کہ اے خدا تُو نے محض اپنے فضل سے ہمیں جو تیز رفتاری بخشی ہے اس تیز رفتاری کو Acceleration میں تبدیل فرما دے۔ ہمارے ہر کام میں غیر معمولی سرعت ہی نہ ہو بلکہ ہمیں بڑھتی رہنے والی سرعت عطا ہو۔ دنیا ہر سال ہمیں ایک نئے دور میں داخل ہوتا دیکھے، تیری راہ میں قدم بڑھانے کی مزید توانائی ہمیں نصیب ہو اور تیری طرف حرکت کیلئے نئے نئے پَر ہمیں عطا ہوتے رہیں۔ ان دعاؤں کے ساتھ ہمیں نئے سال کا آغاز کرنا چاہئے۔

جہاں تک اس تبلیغ کے نتائج کا تعلق ہے اور روحانی طور پر جو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ عطا فرمایا ہے اور اپنی رضا بخشی ہے ہمیں اسکا تعلق ہے اس کے نتیجہ میں ظاہری لحاظ سے کچھ مشکلات بھی دکھائی دیتی ہیں اور وہ مشکلات بھی دراصل اللہ کا فضل ہیں مشکلات یہ ہیں کہ وہ مساجد جو پہلے ہمارے لئے کافی ہوا کرتی تھیں اب کافی نہیں رہیں۔ کچھ نئے آنے والے آئے ہیں کچھ پرانے جو غافل تھے وہ بڑی تیزی کے ساتھ جماعت کی طرف دوبارہ پلٹے ہیں، باہر جانے کی بجائے ان کا رُخ اندر کی طرف ہو گیا ہے۔ چنانچہ وہ مساجد جو گذشتہ دوروں میں مجھے کافی محسوس ہوتی تھیں اب تو بالکل اتنی چھوٹی دکھائی دی ہیں کہ حیرت ہے کہ ان سے ہمارے کام کیسے چل سکیں گے۔ چنانچہ میں نے تو دو یوروپین مشنز کی تحریک کی تھی لیکن اب معلوم ہو رہا ہے کہ دو تو نہیں یہ تو لمبا سلسلہ چلنے والا ہے۔ چنانچہ انگلستان

کا جہاں تک تعلق ہے خدا تعالیٰ نے آپکو تو ایک بڑا وسیع مشن بھی عطا فرما دیا لیکن پھر بھی جو دوسری ضروریات ہیں وہ پوری نہیں ہوسکتیں۔ اس لئے یہاں بھی ہمیں جگہ جگہ نئی جگہیں خریدنا پڑیں گی اور اس کا ہم جائزہ لے رہے ہیں۔

ایک خوشخبری یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے گلاسگو میں ہمیں ایک بہت عظیم الشان عمارت خریدنے کی توفیق مل گئی ہے جو وہاں کی جماعت کا ایک حصّہ سمجھتا ہے کہ بہت دیر تک ہماری ضروریات پوری ہوتی رہیں گی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں وہ یہ بدظنی کر رہے ہیں اپنے رب پر۔ اگر بہت دیر تک ان کی ضروریات پوری ہوتی رہیں گی تو پھر وہ بڑھ نہیں رہے۔ اس لئے میری تو دعا ہے کہ کل ضروریات ان کی پوری نہ ہوسکیں، اتنی جلدی وہ پھیلیں اور نشو ونما پائیں اور اس تیزی سے آگے قدم بڑھائیں کہ ہم دیکھتے رہ جائیں کہ یہ عمارت چھوٹی ہوگئی اور جماعت اس سے بڑی ہوگئی۔ اس لئے اب گلاسگو کی جماعت کو میری خاص نصیحت یہ ہے کہ خدا کی اس نعمت کا شکر اس رنگ میں ادا کریں کہ اس عمارت کو بھرنے کی کوشش کریں جلد سے جلد اور خدا کی رحمت پر توقع رکھیں کہ جب وہ بڑھیں گے تو خدا اور عمارتیں بھی عطا کر دے گا۔ خدا تعالیٰ نے اس لحاظ سے جماعت کو کبھی بھی محروم نہیں رکھا۔

جرمنی کا سفر میرا خصوصیت کے ساتھ اس لئے تھا کہ وہاں دوسرا یوروپین مشن خریدنے کیلئے جائزہ لیا جائے۔ لیکن جب ہم ہالینڈ میں اترے وہاں کی مسجد کو دیکھ کر ہمیں تعجب ہوا کہ ہالینڈ کی مسجد بھی چھوٹی ہوگئی ہے۔ بہت سے لوگ جو پہلے تعلق نہیں رکھتے تھے وہ کثرت کے ساتھ تعلق رکھنے لگے نئے نئے احمدی ان میں داخل ہوئے اور اللہ کے فضل سے وہ جو پہلے بڑی کُھلی جگہ دکھائی دیا کرتی تھی بالکل چھوٹی ہو کے رہ گئی ہے۔ چنانچہ وہاں بھی خدا تعالیٰ نے توفیق دی اگرچہ دو، تین دن کا قیام تھا لیکن جماعت نے بھی بڑی بھاگ دوڑ کی نئی جگہیں تلاش کیں اور اس جگہ کو بھی نئی وسعت دینے کیلئے آرکیٹکٹ بُلا کر ان کے ساتھ معاملات طے ہوئے۔ تو امید کرتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہالینڈ میں بھی دو طرح ہمارے مشن وسعت پذیر ہوں گے ایک موجودہ عمارت کی توسیع کی جائے گی اور دوسرے ایک نیا مشن وہاں قائم کرنا ہے انشاء اللہ۔

جب جرمنی پہنچے تو پتہ چلا کہ وہاں تو ہیمبرگ میں بھی ضرورت ہے، وہاں کولن ایک جگہ ہے وہاں بھی ضرورت ہے اور میونخ میں بھی ضرورت ہے۔ وہاں تو جماعتیں شور مچا رہی تھیں کہ ہماری

ضرورتیں پوری کرو، آپ ایک مشن کی بات کر رہے ہیں یہاں تو جگہ جگہ خدا کے فضل نئے مشنوں کے تقاضے کر رہے ہیں۔ چنانچہ یہی فیصلہ کرنا پڑا کہ ایک تو بڑا مرکز قائم کیا جائے فرینکفرٹ کے قریب اور وہاں خدا کے فضل سے ایک بہت اچھی باموقع جگہ پسند کرلی گئی ہے اور Negotiations کے لئے کہہ دیا ہے۔ بہرحال جو قیمت بھی اس کی طے ہوگی ہم انشاء اللہ دیں گے۔

اور ہیمبرگ مشن کو بھی ہدایت کردی گئی ہے۔ دو تین ان کی جو تجاویز تھیں وہ سامنے بھی آئیں لیکن وہ بھی پوری نہیں تھیں۔ ان سے میں نے کہا تھا کہ بڑی جگہ بنائیں تو ان کے جو حوصلہ کی چھلانگ تھی اسی وجہ سے کہ شاید اگلی پانچ سال کی یا دس سال کی ضرورتیں ہماری پوری ہو جائیں گی اُنہوں نے چھوٹی جگہ تجویز کردی۔ ان سے میں نے کہا ہے کہ آپ کتنے سال پھل کھاتے رہے ہیں گذشتہ لوگوں کی محنت کا، اب ان کا شکریہ ادا کرنے کا تو یہ طریق ہے کہ آئندہ ارادہ یہ کریں کہ گویا آئندہ بیس یا تیس سال تک کی ضروریات کے لئے آپ نے کشادہ جگہ لینی ہے اور دعا یہ کریں کہ خدا کرے اگلے سال ہی ہمیں اَور جگہ لینی پڑے۔ یہ ڈھنگ ہیں جو قدرت نے ہمیں سکھائے ہیں اس طریق پر خدا تعالیٰ نے دنیا میں نشوونما فرمائی ہے۔ اور یہ جاری قوانین ہیں اللہ تعالیٰ کے جن کے نتیجے میں تمام کائنات ترقی پذیر ہے اس لئے خدا تعالیٰ کی اس جاری سنّت کو دیکھ کر ان سے جب ہم زندہ رہنے کے اسلوب سیکھتے ہیں تو پھر یہی نتائج سامنے آتے ہیں جو میں آپ کے سامنے سُنا رہا ہوں۔

سوئٹزرلینڈ گئے تو وہاں بھی جگہ بہت چھوٹی نظر آئی۔ اگرچہ وہاں بہت زیادہ مہنگائی ہے لیکن پھر بھی ہمیں جو فوری ضروریات ہماری ہیں وہ تو بہرحال پوری کرنی ہیں۔ یعنی سوئٹزرلینڈ میں انگلستان کے مقابل پر دس گنا سے بھی زیادہ قیمتیں ہیں جائیدادوں کی۔ بہرحال ایک جگہ تو زمین کے متعلق انکا مطالبہ تھا کہ ہمیں جلد لے کردی جائے۔ اُن سے تو میں نے کہا ہے کہ آپ لوگ چونکہ تبلیغ میں سست ہیں اس لئے ابھی آپکا حق نہیں ہے، آپ پہلے اپنا حق قائم کریں، ہر احمدی میں ایک جذبہ اور جوش پیدا ہو پھر انشاء اللہ تعالیٰ چاہے جہاں سے مرضی روپیہ لانا پڑے ہم آپ کی ضرورت پوری کردیں گے۔ لیکن ابھی ان کو ایک سال کی میں نے مہلت دی ہے اس لئے فی الحال سوئٹزرلینڈ میں سوائے پرانے مشن کی کچھ توسیع کے اور کوئی پروگرام نہیں ہے۔

جب فرانس آئے تو معلوم ہوا کہ وہاں بھی جماعت میں ایک حیرت انگیز تبدیلی ہے۔ ہم تو

سمجھا کرتے تھے کہ وہاں دس پندرہ کی ایک کمزور سی جماعت ہوگی لیکن جب جمعہ پہ ہم اکٹھے ہوئے تو صرف مرد ہی 65 تھے خدا کے فضل سے اور عورتیں اس کے علاوہ بھی تھیں اور جو خدمت کرنے والی خواتین تھیں جو سب کا خیال رکھ رہی تھیں اور کھانا وغیرہ پکاتی تھیں اور ہر قسم کی خدمت کر رہی تھیں ان میں ایک یوروپین خاتون بھی تھیں جو حیرت انگیز اخلاص سے دن رات محنت کر رہی تھیں وہاں۔ تو وہاں تو بالکل ایک نیا نقشہ نظر آیا جماعت کا۔ وہاں خدا کے فضل سے پیرس کے ایک بہت اچھے علاقے میں جو صاف ستھرا اور معاشرہ کے لحاظ سے بھی صحت مند علاقہ ہے وہاں ایک بہت اچھا مشن خرید لیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو یہ مبارک فرمائے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کی جو قانونی Transaction ہے وہ بھی ایک دو مہینہ کے اندر ہو جائے گی اللہ تعالیٰ کے فضل سے۔ سودا ہو چکا ہے پختہ، رقم کا ایک حصّہ ادا کر دیا گیا ہے اور دوسرا موجود ہے۔ اسی طرح ایک اور جگہ بھی وہاں جائزہ لینے کی بھی ہدایت کر دی گئی ہے تاکہ فرانس میں ایک نہیں بلکہ دو مشن قائم کئے جائیں۔

تو جہاں تک بیرونی دنیا کا تعلق ہے اخلاص کا حال دیکھیں، تبلیغ کا ذوق وشوق دیکھیں، عبادتوں کا شوق دیکھیں، نئے نئے مشنز کا قیام دیکھیں، کس لحاظ سے یہ سال بُرا گذرا ہے؟ امرِ واقع یہ ہے کہ اتنے غیر معمولی فضل ہر سمت سے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوئے ہیں کہ اس کا شکر ادا کرنے کی طاقت ہم نہیں رکھتے۔ یہ حق ادا نہیں ہوسکتا ہم سے اس لئے خدا کی رحمت کے سامنے سر جھکاتے ہوئے پرانے سال کی دہلیز سے گذریں اور نئے سال میں داخل ہوں اور خدا کی رحمت کے حضور یہ سر پھر بلند اٹھیں نہ کبھی۔ کیونکہ جو خدا کے حضور شکرانہ کے طور پر اپنے سر جھکاتے ہیں انہی کو ہمیشہ سربلندیاں عطا ہوا کرتی ہیں اَور میں امید رکھتا ہوں کہ خدا کے فضلوں میں بھی اسی طرح Acceleration آئے گی انشاء اللہ۔ جتنی آپ اپنی کوششوں میں ایکسلاریشن (Acceleration) کریں گے۔ اللہ کی ہمیشہ سے یہ تقدیر جاری ہے کہ بندے کے تھوڑے کے مقابل پر اپنا بہت زیادہ ڈالتا ہے۔ ایک غریب آدمی کچھ تھوڑا سا جب پیش کیا کرتا ہے کسی امیر کو تو اتنا تو نہیں لوٹایا کرتا۔ اتنا تو اگر وہ لوٹائے تو یہ بڑا ہی گھٹیا کام سمجھا جاتا ہے اور بہت ہی حقیر بات سمجھی جاتی ہے۔ تو اللہ نے اپنے بندوں کو اگر یہ فطرت عطا فرمائی ہے تو آپ تصوّر نہیں کر سکتے کہ خدا تعالیٰ کا ردِّعمل کس قسم کا ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے مختلف طریق پر ہمیں سمجھایا اور خلاصہ اس کا یہ ہے کہ آپ ایک معمولی سی حرکت کرتے ہیں اس کو خدا

تعالیٰ ایک لامتناہی حرکت میں تبدیل کر دیتا ہے اتنے فضل جاری فرماتا ہے کہ اُس کو آپ گن نہیں سکتے ان کو آپ سمیٹ نہیں سکتے۔

جہاں تک پاکستان کے حالات کا تعلق ہے ان کے فیض سے بھی یہاں آپ کے اندر روحانی تبدیلیاں ہو رہی ہیں یعنی اگر آپ غور کریں تو ان ساری ترقیات کا منبع اور مرکز پاکستان میں پیدا ہونے والا دُکھ ہے اس لئے وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ (البقرہ:۲۱۷) کا ایک عجیب منظر ہے جو ہم دیکھ رہے ہیں۔ جس طرح تمام دنیا کی توانائی جو اس نظام شمسی میں ہم دیکھتے ہیں یہ سورج سے نازل ہو رہی ہے اسی طرح ہر قسم کی توانائی کے بعض مراکز ہوا کرتے ہیں۔ یہ جو توانائی ساری دنیا میں جماعت احمدیہ میں پھیل رہی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس کا مرکز پاکستانی احمدیوں کے دکھوں میں ہے۔

وہیں فرانس میں ایک فرانس کے مقامی باشندے جو خدا کے فضل سے مخلص احمدی ہیں انہوں نے ایک سوال کیا جس کے نتیجہ میں مَیں ان کو سمجھا رہا تھا کہ اس دَور میں خدا تعالیٰ نے کس کس قسم کے فضل کئے ہیں۔ میں نمونے ان کو بتا رہا تھا تو ایک میں نے ان کو یہ بتایا کہ بڑی کوششیں کی گئیں کبھی خدّام الاحمدیہ کی طرف سے، کبھی انصار اللہ کے طرف سے، مختلف نظاموں کی طرف سے لیکن کئی ایسے تھے بیچارے نوجوان جو قابو ہی نہیں آتے تھے تربیت کے لحاظ سے، کبھی نماز کے قریب نہیں پھٹکا کرتے تھے۔ ہر قوم میں کمزور ہوتے ہیں، ہمارے اندر بھی کمزور تھے لیکن کوشش کے باوجود ہماری پیش نہیں جاتی تھی ان پر۔ میں نے ان کو بتایا کہ اب یہ دیکھیں کہ کیسے ہم یہ کر سکتے تھے، ہمارا تو اختیار ہی نہیں تھا کہ ایسے ایسے نوجوان مجھے خط لکھتے ہیں اور سینکڑوں کی تعداد میں بلکہ ہزار کے لگ بھگ ابتک خط ہو چکے ہوں گے ایسے کہ جنہوں نے یہ اطلاع دی ہے کہ ہم جو نماز کے قریب بھی نہیں پھٹکا کرتے تھے ہم اب تہجد گذار ہو گئے ہیں۔ جب میں یہ واقعہ ان کو بتا رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ازدیادِ ایمان کا یہ سامان پیدا فرما دیا کہ میرے پہلو میں دائیں طرف جو نوجوان بیٹھا ہوا تھا وہ ایک دم بول پڑا کہ میں بھی ان میں سے ہی ہوں، میرا بھی یہی حال تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں تہجد پڑھتا ہوں میں چندوں میں آگے آ گیا ہوں، مَیں قربانیوں میں آگے ہوں، تبلیغ کا شوق مجھ میں پیدا ہو گیا ہے۔ حیران رہ گیا وہ فرانسیسی احمدی نوجوان یہ دیکھ کر کہ کس طرح خدا تعالیٰ فوراً گواہ بھی پیدا

فرما دیتا ہے۔

اور پاکستان کے اندر جو تبدیلیاں ہیں وہ اس سے بہت زیادہ ہیں کیونکہ وہ اس توانائی کے مرکز کے قریب تر بسنے والے لوگ ہیں۔ غموں کی جو شدّت وہ محسوس کرتے ہیں، جو تمازت ان کے دلوں پر پڑ رہی ہے آپ تو دور سے اس کا نظارہ کر کے اپنے اندر یہ تبدیلیاں محسوس کر رہے ہیں اور تصوّر نہیں کر سکتے کہ ان کے دلوں پر کیا گذر رہی ہے اور کس طرح یہ آگ ان کے قلبی جوہروں کو کندن بناتی چلی جارہی ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ آسمان سے کثرت کے ساتھ فضل نازل ہو کر ہر جگہ ان کے ایمان کو بڑھانے کا موجب ہو رہے ہیں۔

صرف کردار کی پاک تبدیلی نہیں ہے بلکہ نشانات بھی اُن پر نازل ہو رہے ہیں۔ عزم کے نئے نئے پہاڑ سر کر رہے ہیں اور ہر پہاڑ پر خدا کی رحمت اور اس کی رضا کی تجلیات بھی دیکھ رہے ہیں۔ بے شمار ایسے واقعات ہیں جن میں سے کچھ میں بیان کر چکا ہوں۔ سارے بیان کرنا تو بہر حال ممکن نہیں ہیں لیکن چند میں نے آج کے خُطبہ کے لئے چنے ہیں نمونۃً آپ کے سامنے رکھنے کے لئے۔

جہاں تک احمدی مردوں کے کردار کا تعلق ہے ہمارے وہاں ایک ایسے ضلع میں جہاں جہالت بہت زیادہ ہے۔ وہاں چند نوجوانوں کو محض اس جرم میں پکڑا گیا کہ انہوں نے اذانیں دیں یا انہوں نے السلام علیکم کہا یا انہوں نے مسلمانوں کی طرح Behave کیا یا تبلیغ کی۔ یعنی وہاں کے جرائم کی اب یہ فہرست ہے پاکستان میں۔ قتل و غارت، زنا، بدکاریاں، ظلم، سفاکی، آنکھیں نکال لینا، اعضاء کاٹ دینا، محرموں کے ساتھ نامحرمانہ تعلقات، یہ تو اب ادنیٰ ادنیٰ باتیں ہوگئی ہیں۔ بڑے جرائم جو پاکستان کی کورٹ میں اس وقت نمایاں حیثیت اختیار کر گئے ہیں جن کے متعلق صدارتی آرڈیننس نازل ہو رہے ہیں وہاں، جن کے متعلق گورنروں کو احکام جاری ہو رہے ہیں کہ خبردار اتنے سنگین جرائم کو کبھی معاف نہیں کرنا یہ احمدی بیچارے ان جرائم کے مرتکب ہو گئے تھے، خدا کا نام لے رہے تھے کھلم کھلا اپنے دشمنوں کو السلام علیکم کہہ رہے تھے اور اُن کے لئے دعائیں کرتے تھے اور مسلمانوں کی طرح Behave کر رہے تھے، یہ جُرم کیسے معاف ہو سکتا تھا۔ ان کو جو پکڑ کر جیل میں پھینک دیا گیا اور ایک گھر کی جو حالت تھی اس کا ذکر میں بعد میں کروں گا، اس وقت میں یہ بتاتا ہوں کہ جن کو جیل میں پھینکا گیا اس جیل میں جا کر اُن کے کردار میں ایک نئی چمک آگئی۔ وہ لکھتے ہیں کہ ہمارے اندر

ایسی پاک تبدیلیاں تھیں اور ایسا لطف آ رہا تھا خدا کی خاطر قید ہونے میں کہ ارد گرد جتنے قیدی تھے ان کے اندر بھی تبدیلیاں پیدا ہونی شروع ہوئیں ان کو احمدیت میں دلچسپی پیدا ہوئی، انہوں نے عزت و احترام کے ساتھ ان کے ساتھ سلوک کرنا شروع کیا۔ ان کے اندر خدا تعالیٰ نے بعض ایسی روحانی تبدیلیاں پیدا کر دیں کہ اگر یہ واقعات نہ ہوتے یعنی ان احمدیوں سے اتنا قریب کا انکو واسطہ نہ پڑتا تو بدقسمتی سے شاید وہ جہالت کی موت ہی مر جاتے۔

چنانچہ ایک صاحب نے خود ان کو بتایا کہ تم لوگوں کو دیکھنے کے نتیجہ میں، وہ ایک ساٹھ سالہ عمر کو پہنچے ہوئے صاحب تھے جن کے اوپر بڑے سفّاکانہ جرائم کے نتیجہ میں مقدمہ چل رہا تھا اور جس شخص کے اندر ساٹھ سال میں تبدیلی نہیں پیدا ہوئی، چند دن خدا کے ان بندوں کی صحبت کے نتیجہ میں اس کے اندر تبدیلی پیدا ہوگئی اور اس نے بتایا کہ ایک دن میں نے بہت دعا کی اپنے رب سے کہ اے خدا! مجھے تو یہ تیرے اچھے بندے نظر آ رہے ہیں اگر یہ حق پر ہیں اور واقعۃً تیرا ان سے تعلق ہے تو مجھے بھی ایک نشان دکھا کہ یہ دو سیّد بھائی جو قید میں ہیں مظلوم کل ان کو رہا کروا دے تو پھر میں مانوں گا کہ ہاں ان کا بھی کوئی خدا ہے اور پھر میں مانوں گا کہ واقعی یہ تیرے مقرب بندے ہیں۔ رات وہ دعا کر کے سوئے اور صبح ساڑھے پانچ بجے اٹھ کر جا کر ان کو خوشخبری دی کہ آج تم آزاد ہو جاؤ گے اور دس بجے اُسی دن جیل کا دروازہ کُھلا ہوا تھا اور وہ جیل سے باہر جا رہے تھے۔ اس پر لکھنے والا وہ بھی احمدی قید تھا ساتھ اس نے کہا کہ میں ان کے پاس گیا اور میں نے ان سے سوال کیا کہ یہ کیسا عجیب واقعہ ہوا ہے؟ تو اس نے کہا کہ رات مجھے خدا تعالیٰ نے خواب میں خبر دے دی تھی کہ ''ہم نے تیری دعاؤں کو قبول کر لیا ہے اور صبح تُو یہ رحمت کا نشان دیکھے گا'' چنانچہ مجھے کامل یقین تھا اور میں نے جو صبح ساڑھے پانچ بجے جا کر خبر دی تو خدا کی اطلاع کے نتیجہ میں خبر دی تھی اپنی طرف سے نہیں دی تھی۔

تو عجیب بات ہے، عجیب حال ہے ان لوگوں کا بیچاروں کا جو قطبوں کو چور بنا کر جیلوں میں پھینک رہے ہیں اور یہ جیلوں میں معصوم جانے والے اُن کے چوروں کو بھی قطب بنا رہے ہیں۔ یہ ہے عظیم الشان روحانی انقلاب جو برپا ہو رہا ہے اس مُلک میں۔ یہ صاحب جو اُس قید میں تھے یہ بتاتے ہیں کہ ہم چار بھائی ہیں تین بالغ اور ایک چھوٹا ہے اور تینوں کو اسی قسم کے الزامات کے نتیجہ میں پکڑ کر جیل بھیج دیا گیا اور ماں کا ایک بھائی ہے اس کو بھی ساتھ ہی جیل بھیج دیا گیا یعنی ان کے ماموں

کو چنانچہ وہ رستا بستا گھر اسطرح خالی ہو گیا اور سوائے ماں کے اور ایک نابالغ بچے کے اس گھر میں کوئی نہیں رہا یعنی کوئی مرد ایسا نہیں تھا جو ان کی دیکھ بھال کر سکتا۔ کہتے ہیں اس وجہ سے جب آخر خدا تعالیٰ نے جب ہمیں قید سے نجات بخشی تو ہم ڈرتے ڈرتے گھر میں داخل ہوئے کہ ماں کو پتہ نہیں کس حال میں دیکھیں گے۔ جب گھر میں گئے تو دیکھا کہ ماں تو پہلے سے بھی زیادہ خوش تھی اور بڑی اچھی صحت اور بڑے حوصلہ میں تھی۔تو وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی ماں سے پوچھا کہ میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں کہ تین جوان بیٹے تیرے اندر (قید میں) چلے گئے اور بھائی قید ہو گیا اور تیرے چہرہ پر کوئی اثر ہی نہیں عجیب ماں ہے۔تو اس نے کہا کہ بیٹا تجھے علم نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے۔ جب تمہیں پکڑ کر لے گئے تو وہ رات ایک ایسی دردناک عذاب کی رات تھی اس کا پہلا حصّہ کہ تم تصوّر نہیں کر سکتے۔ میں رو رو کر ہلاک ہو رہی تھی گریہ وزاری کر رہی تھی واویلا کر رہی تھی کہ کیا ہو گئی اس گھر کے ساتھ اور اسی طرح روتے روتے میری آنکھ لگ گئی تو خواب میں اللہ تعالیٰ نے ایک بزرگ صورت انسان کو بھجوایا اور اس نے پیار اور دلداری کا سلوک نہیں کیا بلکہ اس نے آتے ہی بڑی سختی سے مجھے ڈانٹا کہ اے عورت! تو کیا کر رہی ہے خبردار! جو آئندہ ایک بھی آنسو بہایا، تُو مجاہدوں کی ماں ہے اور تیرے ساتھ خدا ہے، پھر یہ حرکتیں؟ وہ کہتی ہیں کہ خواب نہیں تھی کوئی ایسی طاقت تھی جس نے میرے دل پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعد تو ایک لمحہ کے لئے بھی نہ مجھ پر اداسی آئی نہ خوف پاس پھٹکا میں تو مزے کی زندگی گذارتی رہی ہوں تم مجھے کس حال میں دیکھنا چاہتے تھے۔

پس جن کے مردوں کا یہ حال ہو اور خدا اس طرح ان کے لئے رحمت کے نشان دکھا رہا ہوں اور جن کی عورتوں کا یہ حال ہو اور خدا اس طرح ان کیلئے رحمت کے نشان دکھا رہا ہو ان کا کون سے نقصان کا سودا ہے۔اور بچوں کا حال بھی کسی سے پیچھے نہیں رہا، ان کے اندر بھی عجیب وغریب معصوم تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں اور ان میں بھی نہ ماں باپ کا دخل ہے، نہ میرا، نہ آپ کا اور کسی تنظیم کی کوشش کا دخل نہیں۔ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کے دلوں پر تقویٰ برس رہا ہے اور خدا کی رضا نازل ہو رہی ہے۔ایک احمدی ماں نے اپنے بچوں کی کھیلوں کا قصّہ سُنایا اور مجھے بڑا لطف آیا اور میں نے کہا کہ دیکھو! ہمارے بچوں کی کھیلیں بھی باقی سب بچوں سے مختلف ہو گئی ہیں۔ کہتی ہیں کہ ایک اُن کے بچے کھیل رہے تھے اور انہوں نے جمعہ کے لئے قافلہ بنایا ہوا تھا کاروں کا جس طرح قافلہ جایا کرتا تھا

اور سارے مستعد ہو کر کھڑے انتظار کر رہے تھے کہ کب جمعہ پر خلیفۃ وقت آئیں اور پھر اذان کی آواز بلند ہو۔ اتنا انہماک تھا ان کے چہروں پر کہ ماں کہتی ہے کہ میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے اتنی سنجیدگی تھی اتنا احترام تھا کہ میں حیران تھی کہ اللہ نے میرے بچوں کو کیا کر دیا ہے۔ بیٹی گڑیوں سے کھیل رہی تھی ہمسایوں کی بچیوں کو بلا کے، تین سال کی عمر کی بچی ہے چھوٹی سی، اچانک اس کو کچھ خیال آیا اور اس نے کہا کہ ٹھہر جاؤ! اب ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کے ابتلاء دور کرے اور فتوحات نازل فرمائے اور ہمارا امام واپس آجائے اور اس چھوٹی سے بچی نے ہاتھ اُٹھائے دعا کے لئے اور ان ساری بچیوں نے دعائیں شروع کر دیں۔ وہ عورت کہتی ہیں کہ میں حیران تھی کہ اس گھر میں کیا واقعہ ہو رہا ہے۔ میں نے نہیں سکھایا، نہ میرے خاوند نے سکھایا، یہ آسمان سے ہی کچھ تربیت ہو رہی ہے اور کہتی ہیں کہ یہ مجھ سے برداشت نہیں ہوا پھر میں روتے روتے جا کے اپنے رب کے حضور سجدے میں گر گئی کہ اے اللہ! تیری کیسی فضلوں کی بارش ہو رہی ہے، ہم میں کہاں طاقت تھی کہ ہم اپنے بچوں کی اس طرح تربیت کر سکیں، ان کے دل میں تُو گھس گیا ہے، تو بیٹھ گیا ہے ان کے سینوں میں اور تُو اپنے فضل سے خود انکی تربیت کر رہا ہے۔

پھر ایک احمدی بچے کا ایک عجیب واقعہ ہے اور اس کے ساتھ بھی ایک عجیب رحمت کا نشان وابستہ ہے۔ ایک صاحب کہتے ہیں کہ مجھے محض احمدیت کی بناء پر گھر کے مالک نے نکلنے کا نوٹس دے دیا اور بہت منّتیں کیں سمجھایا مگر وہ کسی طرح مانا نہیں اور جب گھر تلاش کئے تو کوئی گھر نہیں ملتا تھا۔ تو ایک دن میں نے اپنے بچوں کو اکٹھا کیا اور ان سے کہا کہ دیکھو! ہمیں یہ کہتے ہیں کہ ’’تم احمدیت کو چھوڑ دو تو ہم تمہیں اچھے مکان دیں گے، تمہیں محل عطا کریں گے اور اگر نہیں تو پھر جھونپڑوں میں جا کر رہو، تمہارے لئے گھروں میں کوئی جگہ نہیں‘‘۔ کہتے ہیں کہ میں بڑی سنجیدگی سے بچوں کو مخاطب کر کے ان سے پھر یہ سوال کیا کہ اب میں تم پر چھوڑتا ہوں کہ تم فیصلہ کرو کہ احمدیت کو چھوڑ کر اچھے محل چاہئیں یا تم میرے ساتھ اور اپنی ماں کے ساتھ جھونپڑیوں میں رہنا پسند کرو گے۔ کہتے ہیں کہ ابھی مُنہ سے بات ختم نہیں ہوئی تھی کہ بچے چیخ اُٹھے کہ ہم جھونپڑیوں میں رہیں گے، خدا کی قسم ہم جھونپڑیوں میں رہیں گے، ہم احمدیت کو کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ کہتے ہیں کہ اس وقت خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ایسا یقین پیدا کر دیا کہ میں ان کی ماں کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ

سارا مکان کا فکر تمہارا ختم ہو گیا، آج ان بچوں کے دلوں نے ایک ایسا فیصلہ کیا ہے جسے آسمان نے قبول کر لیا ہے اور تم دیکھنا کہ خدا ان کو کبھی جھونپڑیوں میں نہیں جانے دے گا۔

اس کے بعد ایک عجیب واقعہ ہوا وہ واقعہ خود اپنی ذات میں ایک نشان ہے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ پھر مکان کا ملنا کوئی حادثاتی چیز نہیں تھی بلکہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کے تصرّف کے نتیجہ میں ایک اَور نشان پر بناء کرتے ہوئے ان کو وہ مکان ملا۔ کہتے ہیں کہ ایک دو دن کے اندر ہمارے ہمسایوں کا ایک بچہ اغوا ہو گیا اور ماں کی حالت دیکھی نہیں جاتی تھی، وہ ہمارے گھر آئی اور خوب روئی اور گریہ وزاری کی بڑی سخت پریشان تھی۔ چنانچہ انہوں نے اس سے کہا کہ میں تمہیں ایک تجربہ بتاتا ہوں ہمیں جب بھی مشکل پڑتی ہے تو ہم خلیفۂ وقت کو دعا کے لئے خط لکھتے ہیں، خود بھی دعا کرتے ہیں اور وہاں سے بھی دعا کی امید رکھتے ہیں، تو بسا اوقات اللہ تعالیٰ ہمارے مشکل کام نکال دیتا ہے۔ تو تمہیں یقین تو نہیں ہے لیکن تجربہ ایک دفعہ کر لو، میں منّت کرتا ہوں غم تو تمہارا ہے مگر مجھے تکلیف ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے اتنی سنجیدگی سے کہا کہ اس عورت کے دل میں یقین آ گیا اور اس نے کہا لاؤ پھر ابھی خط لکھو اور میں دستخط کرتی ہوں۔ وہ خط لکھا دستخط کئے لیکن اس دن ڈاک نکل چکی تھی ڈاک میں نہیں ڈال سکے۔ دوسرے دن بارہ ایک بجے کے قریب انہوں نے خط ڈاک میں بجھوایا۔ اور کہتے ہیں کہ مجھے یقین تھا کہ دعا تو اللہ تعالیٰ نے قبول کرنی ہے اس کے لئے ماضی کیا اور مستقبل کیا، اس لئے خط اب چلا گیا ہے تو ضرور خدا تعالیٰ کوئی رحمت کا نشان دکھائے گا اور ڈیڑھ گھنٹہ کے اندر اندر اسی گھر سے فون پر اطلاع آئی کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے فلاں شہر سے ہمارا بچہ مل گیا ہے اور اب دیکھیں اس کا نتیجہ کہ بچہ تو مل گیا ان کو بھی خدا تعالیٰ نے اپنے قرب کا نشان دکھایا جماعت کے لئے لیکن ان کے والد کا جو باہر رہتے تھے کسی جگہ انکا اس جگہ سے اطمینان اُٹھ گیا اور انہوں نے وہاں سے آرڈر دیا کہ فوراً یہ گھر خالی کر دو اور میرے پاس آ جاؤ، اب میں تمہیں یہاں نہیں چھوڑ سکتا اور وہی ماں گھر کی چابی لے کر اُن کے پاس آ گئی اور کہا کہ یہ مکان آپ نے رکھنا ہے تو رکھ لیں اور وہ مکان اتنا عمدہ اور کھلا تھا۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس میں ایک اور عجیب واقعہ ہوا کہ اُنکی بچی نے، بعد میں جب جھونپڑے والی بات ہوئی۔ انکی چھوٹی سی بچی ہے، توتلی زبان میں بولتی ہے اُس نے یہ دعا کی اے خدا! مجھے کوٹھے والا مکان دے جس کے کوٹھے پر صحن ہوں اور اسطرح چار صحن ہوں دو نیچے اور دو اوپر ان قسم کا کوئی نقشہ

اُس نے بنا کر دعائیں شروع کر دیں اور وہ کہتے ہیں کہ جب ہم اس گھر میں داخل ہوئے تو حیران رہ گئے یہ دیکھ کر اور میری بیوی کی تو خدا کے حضور جذبات تشکر اور حمد سے روتے ہوئے چیخیں نکل گئیں کہ جن لفظوں میں بیٹی دعائیں مانگ رہی تھی اُسی طرح بالکل اسی نقشہ کا مکان اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرما دیا۔

تو جماعت احمدیہ تو خدا تعالیٰ کے فضلوں کے سائے تلے آگے بڑھنے والی جماعت ہے۔ ایک جگہ تم ظلم کا سایہ ڈالتے ہو تو چاروں طرف اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ روشنی کر دیتا ہے، ہمارے لئے ایک جگہ تم آگ بھڑکاتے ہو تو ہر طرف خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتیں ہمیں عطا ہونے لگتی ہیں، تمہاری تلواروں کے سائے کے نیچے بھی ہمارے لئے تسکین قلب رکھ دی گئی ہے۔ تم کون ہوتے ہو ہمیں مٹانے والے، تمہاری حیثیت کیا ہے۔ خدا کے کاروبار تو کبھی بندوں سے رُکے نہیں اور نہ رُک سکتے ہیں۔

ایک طرف جماعت احمدیہ ہے کہ جس کو مخاطب کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اور مبارک ہو اس جماعت کو کہ آج جماعت اس دور میں داخل ہو رہی ہے کہ واقعی ان الفاظ کو سن کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو دیکھ کر اپنے سامنے رکھ کر یہ الفاظ فرمائے ہیں آپ فرماتے ہیں:

> ”اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی، اپنا آرام، اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو“

کیسا سچا اور پاکیزہ کلام ہے کیسا محبت میں ڈوبا ہوا ہے اور آج جماعت احمدیہ کے افراد کے اوپر کس شان کے ساتھ یہ پورا ہو رہا ہے:۔

> ”اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو“

تقویٰ من اللہ کا کیسا اچھا نقشہ ہے خدا تعالیٰ کی رحمت جو تم پر ہے اسکی وجہ سے تم داخل ہو اسکی وجہ سے تمہیں یہ قربانیوں کی توفیق مل رہی ہے۔

’’اور اپنی زندگی ، اپنا آرام ، اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہوا۔ اگر چہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اُسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے لیکن میں اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کرسکتا تا کہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں۔ میرا دوست کون ہے؟ اور میرا عزیز کون ہے؟ وہی جو مجھے پہچانتا ہے۔ مجھے کون پہچانتا ہے؟ صرف وہی جو مجھ پر یقین رکھتا ہے کہ میں بھیجا گیا ہوں اور مجھے اُس طرح قبول کرتا ہے جس طرح وہ لوگ قبول کئے جاتے ہیں جو بھیجے گئے ہوں۔ دنیا مجھے قبول نہیں کرسکتی کیونکہ میں دنیا میں سے نہیں ہوں مگر جن کی فطرت کو اس عالم کا حصّہ دیا گیا ہے وہ مجھے قبول کرتے ہیں اور کریں گے۔ جو مجھے چھوڑتا ہے وہ اُس کو چھوڑتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور جو مجھ سے پیوند کرتا ہے وہ اُس سے کرتا ہے جس کی طرف سے مَیں آیا ہوں۔ میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اس روشنی سے حصہ لے گا مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔ اس زمانہ کا حصنِ حصین میں ہوں۔ جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزّاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے اور اُس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی‘‘

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ: ۳۴)

پھر آپ فرماتے ہیں

’’اے مسلمانو! جو اولوا العزم مومنوں کے آثار باقیہ ہو اور نیک لوگوں کی ذرّیت ہو انکار اور بدظنّی کی طرف جلدی نہ کرو اور اس خوفناک وبا سے ڈرو جو تمہارے اردگرد پھیل رہی ہے‘‘ (فتح اسلام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ نمبر ۳۱)

یہ بھی بالکل یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اہل پاکستان کو آج مخاطب کر کے ان کے شرفاء کو بچانے کی کوشش کی جارہی ہے لیکن بہرحال ہم نے تو ہمیشہ سے دیکھا اور اس دور میں پہلے سے بھی بڑھ کر دیکھا کہ ہر مصیبت اور ہر آفت کے وقت خدا تعالیٰ نے ہمارے دلوں کو نئی تقویت، نیا ثباتِ قدم ہمیں عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر بلا سے محفوظ رکھا اور ہر روک ہمارے راستے سے دور کر دی اور ہمارے قدم پہلے سے زیادہ تیزی رفتاری کے ساتھ آگے بڑھتے رہے۔

جہاں تک ہمارے مخالفین کا تعلق ہے ان کو میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان میں مخاطب کر کے یہ کہتا ہوں کہ:۔

''آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں''

روک سکتے ہو تو روک کے دیکھ لو تمہاری کچھ پیش نہیں جائے گی۔ وہ سعید روحیں جو خدا کے فضل سے اس کے فرشتوں کی تحریک پر جماعت کی طرف مائل ہو رہی ہیں اور پہلے سے بڑھ کر مائل ہو رہی ہیں وہ جوق در جوق اس راہ میں آتی چلی جائیں گی اور کوئی نہیں ہے جو اُن کے قدم روک سکے۔

> ''آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے؟ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔ وہ تمام مکر وفریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ اتنی بددعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو؟''

(اربعین نمبر۴، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ نمبر ۴۷۳)

خدا کی قسم تم کچھ بھی جماعت احمدیہ کا نہیں بگاڑ سکتے۔ تمہاری نسلیں مخالفتوں پر ایک دوسرے کے بعد ناکامی کی موت مرتی رہیں گی لیکن جماعت احمدیہ ہمیشہ اللہ کے فضلوں اور رحمتوں کے سائے کے نیچے آگے سے آگے، آگے سے آگے، آگے سے آگے بڑھتی رہے گی۔